التقریظ والانتقاد

مختصر سیرتِ قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از

(سعید احمد)

(۴)

خوش قسمتی سے ہمارے فاضل دوست حدیث اور اس کی حجیت کے منکر نہیں ہیں، چنانچہ منکرین حدیث سے متعلق لکھتے ہیں:۔

"بعض کمزور روایتوں کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک جماعت تمام حدیثوں کے ماننے سے انکار کرتی ہے لیکن ان کا یہ رویہ محض ناواقفیت اور کم علمی کی وجہ سے ہے۔ اگر اسی طرح بغیر جانچ پڑتال کے کل تاریخ انسانی کا انکار کر دیا جائے تو سراسر نادانی ہے عقل و کتاب اللہ کے معیار پر ہر مقدس کتاب اور ہر حدیث نبوی کو جانچنے کے بعد ہی ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے" (ص ۴۷)

اس بنا پر ہم نے جو کچھ قرآن مجید سے ثابت کیا ہے یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام منحصر ہو گیا ہے صرف آپ کے منہاج و شریعت کے اتباع میں اور تورات و انجیل یا کسی اور آسمانی کتاب پر بھی عمل کرنا ہرگز اسلام نہیں ہے اب ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں چند احادیث بھی پیش کر دیں تاکہ قارئین کرام کو صاف معلوم ہو جائے کہ اس معاملہ میں قرآن و حدیث میں کوئی گنجلک اور کسی قسم کا کوئی ابہام و خفا یا اختلاف و تضاد نہیں ہے یہ واضح رہنا چاہیے کہ اس باب میں ہم نے صرف صحیح بخاری کی طرف مراجعت کی ہے اور ذیل میں جتنی احادیث درج ہیں وہ سب اسی اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کی ہیں

(۱) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ	ابن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی	علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے
خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان	ایک اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ
محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتآء	محمد اللہ کے رسول ہیں دوسرے نماز ادا کرنا تیسرے زکوٰۃ دینا
الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (کتاب الایمان)	چوتھے حج کرنا اور پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

(۲) حضرت طلحہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک پراگندہ مو نجدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے (نسمع دوی صوتہ) مگر سمجھتے نہیں تھے کہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ قریب آیا اب جو ہم سنتے ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہا تھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ بس ان کے سوا تو میرے اوپر کوئی اور فرض نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا" اور رمضان کے روزے اس شخص نے پھر وہی سوال دہرایا تو اس مرتبہ آپ نے فرمایا اور ہاں زکوٰۃ (کتاب الایمان)

(۳) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجمع میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا" ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور فرشتوں اور اللہ سے ملنے اور اس کے پیغمبروں اور یوم حشر کی دل سے تصدیق کرے۔ اب اس شخص نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا" اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی بندگی کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور یہ کہ تو نماز ادا کرے فرض زکوٰۃ دے اور یہ کہ رمضان کے روزے رکھے" (کتاب الایمان)

(۴) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے قبیلۂ ربیعہ کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایمان باللہ یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو"

ان احادیث میں دو باتیں خاص طور پر غور طلب ہیں ایک یہ کہ ان میں اور ان کے علاوہ اور بعض

احادیث ہیں اور خود قرآن میں بھی ایمان اور اسلام کو دو مختلف حیثیتوں سے پیش کیا گیا ہے اور دوسری یہ کہ یہ ظاہر ہے کہ اسلام نام فقط نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج کا نہیں ہے بلکہ عبادات کے ساتھ ساتھ تمام اخلاق و معاملات پر بھی وہ حاوی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہتر اسلام کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا "وہ یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جن کو تم جانتے ہو یا نہ جانتے ہو ان کو سلام کرو۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اسی مضمون کی ایک روایت حضرت ابوموسیٰ سے ہے اور اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا اسلام افضل ہے؟ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ "من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ" اب سوال یہ ہے کہ جب اسلام عبادات کے ساتھ ساتھ تمام اخلاق و معاملات پر بھی حاوی ہے اور ان سب کے مجموعہ ہی کا نام اسلام ہے تو پھر مذکورۂ بالا احادیث میں یہ فرمانے کی کیا وجہ ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے کلمہ تشہد نماز، روزہ، اور زکوٰۃ و حج۔

ذرا غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ چونکہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات خاص اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ ہر پیغمبر اور ہر مذہب کی تعلیمات میں پائی جاتی ہیں اس بنا پر وہ تعلیمات مثلاً ہر ایک کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا کسی کو زبان اور ہاتھ سے ایذا نہ دینا۔ غریبوں کو کھانا کھلانا سلام کرنے میں سبقت کرنا یہ سب خواہ کیسی ہی افضل پسندیدہ و محمود ہوں چنانچہ احادیث میں ان کو خیر اسلام اور افضل الاسلام کہا گیا ہے۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہاج و شریعت کی جس کا دوسرا نام الاسلام ہے بنیاد نہیں ہیں اس کی بنیاد صرف وہی چیزیں ہو سکتی ہیں جو آپ کے منہاج و شریعت کے خصوصی امتیازات ہوں اور وہ یہی ہیں کہ اللہ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی شہادت دینا۔ آنحضرت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا حج کرنا اور روزے رکھنا" ظاہر ہے کہ یہ چیزیں ان صفات اور ان طریقوں اور ان

ارکان و اعمال کے ساتھ دوسرے پیغمبروں کی تعلیمات اور ان کی کتابوں میں نہیں تھیں پس اسی بنا پر احادیث میں ان کو اسلام کی بنیاد رکھا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام صرف خدا پرستی کا خواہ وہ کسی طریقہ پر ہی ہو۔ نام نہیں رہا ہے بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہاج دشریعت پر آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ مخصوص ہوگیا ہے

اب رہی پہلی بات یعنی یہ کہ کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں تو اصل یہ ہے کہ ایمان کا تعلق دل کے اعتقاد اور اس کے جزم و یقین کے ساتھ ہے اور اسلام کا اعمال و افعال کے ساتھ چنانچہ عہد نبوی میں کچھ لوگ مسلمانوں کے ڈر سے مسلمان ہو گئے تھے اور اس بنا پر وہ مسلمانوں کی طرح اعمال و افعال کرتے تھے۔ لیکن اللہ اور اس کے پیغمبر پر ان کو یقین کامل نہیں تھا تو قرآن نے ان کو اس پر متنبہ کیا اور فرمایا گیا۔

قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم	اعرابی کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اے پیغمبر آپ ان سے کہئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ البتہ یاں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں درآنحالیکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

اس سے بھی واضح طور پر یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص غیر محرف یہودیت اور غیر محرف عیسائیت پر عامل ہونے کی وجہ سے مومن کہلایا جا سکتا ہے لیکن اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا یا ایمان لاتا ہے بایں معنی کہ وہ آپ کو رسول خدا مانتا ہے لیکن آپ کی ہی شریعت پر عمل کرنے کو ضروری نہیں سمجھتا تو وہ صاحب اسلام یا مسلم نہیں کہلایا جا سکتا اور جب وہ مسلم نہیں ہے تو اگرچہ ایک محدود معنی کے اعتبار سے وہ مومن ہے۔ لیکن اسلام میں جو ایمان معتبر ہے اور جو اسلام کی تعریف کا جز ہے وہ اس سے محروم ہے اور اس بنا پر اس پر جو احکام دنیوی و دینی مرتب ہوں گے وہ سب اسی روشنی میں ہوں گے۔

بہرحال قرآن مجید کی طرح احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام صرف خدا پرستی کا خواہ کسی بھی طریقہ پر ہو اور عمل صالح کا نام نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور

آپ کے ہی منہاج و شریعت پر عمل کرنے کا نام اسلام ہے۔

قرآن و احادیث کے بعد اب تعامل امت۔ اور تعامل نبوی کی روشنی میں اس مسئلہ پر غور کیجئے تو اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کون نہیں جانتا کہ عہد نبوی میں جو لوگ مسلمان ہوئے ان میں ایک بڑی تعداد ان کی بھی تھی جو پہلے سے اہل کتاب تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد کیا ان لوگوں کو اس کی آزادی تھی کہ وہ اپنے معاملات و قضایا کا فیصلہ قرآن کو چھوڑ کر اپنی ہی کتاب توراۃ و انجیل کی روشنی میں کریں اپنے ہی طریقہ پر نماز پڑھیں، روزہ رکھیں اور دوسرے امور معاش و معاد میں اسی کا اتباع کریں ظاہر ہے کہ انھیں یہ آزادی نہ تھی اور یہ آزادی انھیں کیوں کر ہو سکتی تھی جب کہ خود ان کی کتابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوش خبری دی گئی تھی اور ان سے کہا گیا تھا کہ جب وہ نبی موعود و آخر الزماں آئے تو تم اس پر ایمان لانا اس نبی پر ایمان لانے کے کیا معنی تھے اور اس خوش خبری کی وجہ کیا تھی؟ صرف یہ تھی کہ اس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اپنے اپنے متبعین کو خبردار کر رہے تھے کہ جب وہ پیغمبر موعود آ جائے تو تم سب اسی کا اتباع کرنا اور اسی کی شریعت و منہاج پر عمل کرنا توراۃ و انجیل اور دوسری کتابیں بلاشبہ پیغام خداوندی اور آسمانی کتابیں ہیں اور سراپا ہدایت و نور مبین لیکن اسی وقت تک جب تک کتب الٰہیہ کا آخری ایڈیشن یعنی قرآن نہ آ جائے اور شریعت موسوی و عیسوی پر عمل کرنا واجب ہے مگر اسی وقت تک جب تک کہ شریعت محمدی نہ آ جائے چنانچہ لیظھرہ علی الدین کلہ میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

اب اسی مسئلہ پر ایک اور پہلو سے غور کیجئے سوال یہ ہے کہ ہمارے فاضل دوست کی رائے کے مطابق اسلام کی جو کچھ بھی حقیقت ہے اس میں بہرحال ایمان بالرسل داخل ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ داخل ہے جیسا کہ انھوں نے بصراحت لکھا ہے! اب سوال یہ ہے کہ رسل میں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے! پس اگر یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور آپ کے منہاج پر عمل کئے بغیر آنحضرت پر ایمان لانے کے حقیقت کیونکر متحقق

ہوگی آپ کہہ سکتے ہیں کہ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اور پیغمبروں پر ایمان لانے کا بھی تو حکم ہے پس اگر آنحضرت پر ایمان لانا بغیر آپ کے اتباع کے ممکن نہیں ہے تو پھر دوسرے پیغمبروں پر ایمان لانا ان کے اتباع کے بغیر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے اس کا جواب بالکل صاف اور واضح ہے اور وہ یہ کہ یہ تمام پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذرے ہیں اور برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خوشخبری سناتے اور آپ کے اتباع و پیروی کا حکم دیتے چلے آئے ہیں اس بنا پر ان پیغمبروں پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا جائے اور آپ کی ہی شریعت و منہاج پر عمل کیا جائے۔ پس صرف یہی ایک طریقہ ہے جس کے ذریعہ کل کائناتِ انسانی ایک مرکز وحدت کے ساتھ وابستہ رہ سکتی ہے۔ اور تفریق بین الرسل کی معصیت سے جس پر قرآن مجید نے بار بار تنبیہ کی ہے اور جو انسانیت کے شیرازہ جمعیت کو پراگندہ کرنے میں سب سے زیادہ موثر حربہ ہے اس سے محفوظ رہ سکتی ہے جو لوگ اسلام پر تفرقہ پروری فرقہ بندی اور انسانوں میں باہمی افتراق و تشتت کے پیدا کرنے کا الزام لگاتے ہیں ذرا تھوڑی دیر کے لیے اپنی موروثی عصبیت اور فرقہ وارانہ ذہنیت سے الگ ہو کر غور کریں اور انصاف سے کام لیں کہ اسلام کس طرح ہر مذہب و ملت کے انسانوں کو ہر طبقہ اور ہر گروہ کے فرد کو ہر ملک اور ہر قوم کے آدمی کو ایک ہی رشتہ وحدت کے ساتھ مربوط و منظم کر دینا چاہتا ہے تمام انسان ایک ہی خدا کے بندے ہیں جس طرح ان تمام انسانوں کی مادی زندگی کا قیام و بقا ہوا، پانی اور روشنی اور غذا پر موقوف ہے اور اس بارہ میں ان میں کوئی تفریق و اختلاف نہیں ٹھیک اسی طرح اسلام نوع انسانی کی اخلاقی، روحانی اور دینی و معادی زندگی کے لیے ایک ایسی چیز پیش کرتا ہے جس پہ کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کا کوئی اجارہ نہیں ہے وہ دنیا کے کسی مذہب کو چیلنج نہیں کرتا کسی پیغمبر کی تکذیب اور کسی الہی کتاب کی تغلیط [illegible] نہیں کرتا بلکہ ان سب کو ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں اور ایک ہی لڑی کے مختلف موتی بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل صداقتیں بکھری پڑی تھیں سچائیاں ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں۔ کوئی بیت المقدس

کو قبلہ بنائے ہوئے تھا اور کوئی مشرق کو کسی کے ہاں کچھ چیزیں حلال تھیں اور کسی کے ہاں ہی حرام اب قرآن نے ان تمام سچائیوں اور صداقتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے پہلے انسانی ذہن و دماغ ارتقاکی تدریجی منزلوں سے گذر رہا تھا اس لئے ہر منزل کے مناسب جو بات نظر آئی اس کا حکم دیا گیا لیکن تدریجی ارتقائے ذہن و فکر کا یہ قافلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پہنچ گیا تو اب ایک آخری قانون محکم تم سب کو دیا جا رہا ہے جس میں پرانی صداقتیں بھی سب کی سب ہیں اور ان کے علاوہ وہ سب کچھ بھی ہے جو قیامت تک کے لئے تمام انسانوں کے لئے چراغ ہدایت بنا رہے گا۔ اس بنا پر تم اگر اس ایک پیغمبر کو اور اس ایک قرآن کو مان لیتے ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تم سب پیغمبروں کو خدا کا پیغمبر اور سب پچھلی کتابوں کو خدا کی کتابیں مان لیتے ہو اور اس طرح تم سب ایک ہی رشتہ کے ساتھ وابستہ اور ایک ہی مرکز سے مربوط رہتے ہو۔ اب تم اگر یہودی ہو تو نہ کہو کہ نصاریٰ کچھ نہیں ہیں اگر نصرانی ہو تو یہ نہ کہو کہ یہودی کچھ نہیں ہیں یہ سب چھوٹی چھوٹی نہریں تھیں جو اب ایک سمندر میں مدغم ہو گئی ہیں جب تک دن نہیں نکل آتا تم چاند ستاروں اور چراغوں سے روشنی حاصل کرتے ہو۔ اور اس میں تم بالکل حق بجانب ہو۔ لیکن جب سورج ان تمام روشنیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے طلوع کر آئے تو پھر اس وقت یہ کون سی عقلمندی ہے کہ تم سورج کی روشنی کے منکر بن کر اس سے کسب فیض نہ کرو اور سورج کی شعاع ریزیوں کے باوجود اپنے اپنے چراغ بھی جلائے بیٹھے رہو۔ فھل من مدکر (باقی آئندہ)

لغات القرآن جلد چہارم

جس کا مدت مدید سے انتظار تھا چھپ کر پریس سے آگئی ہے۔

قیمت غیر مجلد پانچ روپے۔ قیمت مجلد چھ روپے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی